امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

(تخریج شدہ)

رسالہ نمبر: 19

قیامت کا امتحان

اس رسالے میں۔۔۔۔

قیامت کے 5 سوالات

ایک لاکھ روپیہ انعام

بدنصیب مُردہ

T.V. کب ایجاد ہوا؟

جاہل پیر و فقیر

مالداریاں اور بیماریاں

نویدِ عطاری پر کرم

پیشکش: شہزادۂ عطار الحاج احمد عبید رضا عطاری

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی، پاکستان فون 4921389-90-91
شہید مسجد کھارادر باب المدینہ کراچی پاکستان فون 2314045-2203311 فیکس 2201479
Email:maktaba@dawateislami.net/www.dawateislami.net/www.dawateislami.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قِیامت کا اِمتحان

شیطان لاکھ سستی دِلائے یہ رِسالہ مکمّل پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ اپنے دِل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

﴿ یہ بیان جمادی الاُولیٰ ۱۴۲۲ھ بمطابق 26/0/2001 پیر کالونی باب المدینہ کراچی میں ہوا۔ضرورتاً ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضر کیا ہے۔عبید الرضا ابنِ عطار ﴾

درود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، 'جس نے صُبح وشام مجھ پر دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا بروزِ قِیامت اُس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔' (مجمعُ الزوائد حدیث ۱۷۰۲۲ ج ۱۰ ص ۱۶۳ دارالفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد!

مَدَنی مُنّے کا خوف

آدھی رات کو ایک چھوٹا بچّہ اچانک اُٹھ بیٹھا اور چیخ چیخ کر رونے لگا۔والد صاحِب گھبرا کر بیدار ہوگئے اور بولے، اے میرے لال! کیوں روتا ہے؟ بچّے نے روتے ہوئے جواب دیا، ابّا جان! کل جُمعرات ہے لٰہذا استاد صاحب پورے ہفتے کے اَسباق کا امتحان لیں گے میں نے پڑھائی پر توجُّہ نہیں دی، کل استاد صاحب مجھے ماریں گے۔ یہ کہتے ہوئے بچہ 'ہائے ہُوں، ہائے ہُوں' کرنے لگا۔اس پر والِد صاحب کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور اپنے نفس کو مخاطِب کر کے کہنے لگے کہ اِس بچّے کو تو صِرف ایک ہفتے کا حساب دینا ہے حالانکہ استاد کو تو چَکمہ بھی دیا جاسکتا ہے اس کے باوُجود وہ رَو رہا ہے اور مارے خوف کے اسے نیند نہیں آرہی ہے اور آہ! آہ! مجھے تو پُوری زِندگی کا حساب اُس واحِدِ قہّار جلَّ جلالہ ' کو دینا ہے جسے کوئی چَکمہ نہیں دے سکتا مجھے قِیامت کا امتحان درپیش ہے مگر میں غافِل ہو کر سورہا ہوں۔ مجھے کوئی خوف کیوں نہیں آرہا! (بتصرفِ قلیل دُرۃُ النّاصِحین ص ۲۹۵ مکتبہ حقانیہ پشاور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے مُتَعدِّد مَدَنی پھول ہیں۔آپ بھی غور فرمایئے میں بھی سوچتا ہوں۔ایک بچّہ، اس کی سوچ اور اس کے والِد کی مَدَنی سوچ دیکھئے۔ بچہ مدرَسے کے 'حساب' کے خوف سے رورہا ہے اور والِد قِیامت کے حساب کی سختی کو یاد کرکے آبدیدہ ہے۔

کریم عزوجل! اپنے کَرم کا صَدقہ لئیمِ بے قدْر کو نہ شرما
تُو اور گدا سے حساب لینا گدا بھی کوئی حساب میں ہے

تین مَدَنی فیسیں

حضرتِ سیِّدُنا حاتِمِ اَصَم علیہ رحمۃُ اللہِ الاکرم کو ایک امیر شخص نے دعوتِ طَعام دی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِنکار فرمادیا لیکن وہ شخص نہ مانا، جب اُس کا اِصرار بڑھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، 'اگر تو میری یہ تین شرطیں مانے تو اِن شاءَ اللہ عزّوجل آؤں گا۔ ۱﴾ میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا ۲﴾ جو چاہوں گا کھاؤں گا ۳﴾ جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا' اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کرلیں۔ ولیُّ اللہ کی زِیارت کیلئے بہت سارے لوگ جمع ہوگئے۔ پُر تکلُّف طعام کا اہتمام تھا۔ وقتِ مقررہ پر حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) بھی تشریف لے آئے اور آتے ہی جہاں جُوتے پڑے تھے وہیں تشریف فرما ہوگئے۔ چُونکہ شَرْط تھی، 'جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا' لہٰذا میز بان نے کچھ نہ کہا۔ کچھ دیر کے بعد کھانا شروع ہوا، لوگوں نے مرغ مُسَلَّم پر ہاتھ صاف کرنا شروع کردیئے لیکن ولیُّ اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے جھولی میں ہاتھ ڈال کر سوکھی روٹی کا ٹکڑا نکالا اور تناوُل فرمانے لگے۔ جب طَعام کا سلسلہ خَتْم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مِیز بان سے فرمایا، اَنگیٹھی (یعنی چولھا) لاؤ اور اس پر تَوا رکھو۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ جب آگ کی تَپِش سے تَوا سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ننگے پاؤں اُس پر کھڑے ہوگئے۔ لوگوں کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، 'میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے' یہ فرما کر تَوے سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا، اب آپ حضرات اِس تَوے پر کھڑے ہوکر جو کچھ کھایا ہے اسکا باری باری حساب دیجئے۔ یکبارگی لوگوں کی چیخیں نکل گئیں بَیَک زَبان بول اُٹھے، 'یاسیِّدی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو ولی اللہ ہیں اور یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت ہے، کہاں یہ گرم گرم تَوا اور کہاں ہمارے نازُک قدم! ہم تو گنہگار دُنیادار لوگ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، 'اے لوگو! اُس وَقْت کو یاد کرو جب سورج صِرف سَوا میل دُور ہوگا، آج سورج ہم سے کروڑوں میل دُور ہے، اِس وَقْت سورج کا پچھلا رُخ ہماری طرف ہے اُس وقت سورج کا اَگلا رُخ ہماری جانب ہوگا زمین تانبے کی ہوگی اُس تانبے کی دہکتی ہوئی زمین پر غور کرو اور اس گرم تَوے کے بارے میں سوچو! یہ تَوا جو دُنیا آگ میں گرم ہوا ہے اس کی تَپِش خدا عزّوجل کی قَسم! اُس تانبے کی انگارہ بنی ہوئی زمین کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، اس تانبے کی تپتی ہوئی زمین پر تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا: ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (التکاثر پ ۳۰ آیت ۸) تَرجمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دِن تم سے نعمتوں کی پُرسِش ہوگی۔' 'جب تم آج اس دنیاوی تَوے پر کھڑے ہوکر صِرف ایک وقت کے کھانے کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بروزِ قیامت تم میں کون سی کرامت پیدا ہوجائے گی کہ تانبے کی دہکتی ہوئی زمین پر کھڑے ہوکر زِندگی بھر کی نعمتوں کا حساب چُکاؤ گے!' یہ رِقّت انگیز بیان سن کر لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ کرنے لگے۔ (مُلخصا تذکِرۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۲۲ انتشارات: گنجینہ تھران)

صَدْقہ پیارے کی حیاء کا کہ نہ لے مجھ سے حِساب　　　بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیسا ہے

قیامت کے پانچ سُوالات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم خواہ روئیں یا ہنسیں، تڑپیں یا غفلت کی نیند سوتے رہیں قِیامت کا اِمتحان برحق ہے، ترمذی شریف میں اِس امتحان کے بارے میں فرمایا جارہا ہے، 'اِنسان اُس وَقت تک قِیامت کے روز قدم نہ ہٹا سکے گا جب تک کہ اُن پانچ سُوالات کے جوابات نہ دے لے۔ ۱ تم نے زِندگی کیسے بسر کی؟ ۲ جوانی کیسے گزاری؟ ۳ مال کہاں سے کمایا اور ۴ کہاں کہاں خرچ کیا؟ ۵ اپنے علم کے مطابق کہاں تک عمل کیا۔' (جامع ترمذی حدیث ۲۴۲۴ ج ۴ ص ۱۸۸ دارالفکر بیروت)

امتحان سَر پر ہے

آج دُنیا میں جس طالبِ علم کا امتحان قریب آجائے وہ کئی روز پہلے ہی سے پریشان ہوجاتا ہے، اُس پر ہروَقت بس ایک ہی دُھن سُوار ہوتی ہے، 'اِمتحان سر پر ہے' وہ راتوں کو جاگ کر اس کی تیاری اور اہم سُوالات پر خوب کوشش کرتا ہے کہ شاید یہ سُوال آجائے شاید وہ سُوال آجائے، ہر اِمکانی سُوال کو حل کرتا ہے حالانکہ دُنیا کا امتحان بہت آسان ہے، اس میں دھاندلی ہوسکتی ہے، رِشوت چل سکتی ہے اور اس کا فائدہ فقط اتنا کہ پاس ہونے والے کو ایک سال کی ترقی مل جاتی ہے جبکہ فیل ہونے والے کو جیل میں نہیں ڈالا جاتا، صِرف اتنا نقصان ہوتا ہے کہ ایک سال کی ملنے والی ترقی سے اس کو محروم کردیا جاتا ہے۔ دیکھو تو سہی! اس دُنیوی امتحان کی تیاری کیلئے انسان کتنی بھاگ دوڑ کرتا ہے، حتّٰی کہ نیند کُشا گولیاں کھا کھا کر ساری رات جاگ کر اس امتحان کی تیاری کرتا ہے آہ! قِیامت کے امتحان کیلئے آج مسلمان کی کوشش نہ ہونے کے برابر ہے، جس کا نتیجہ کامیاب ہونے کی صورت میں جنّت کی نہ ختم ہونے والی اَبدی راحتیں اور فیل ہونے کی صورت میں عذابِ جہنّم کا اِستحقاق ہے۔

مُسلمانوں کے ساتھ سازشیں

آہ! آج مسلمانوں کے ساتھ زبردست سازِشیں ہورہی ہیں، آہستہ آہستہ اسلام کی مَحبّت دِلوں سے دُور کی جارہی ہے، عظمتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینوں سے نکالا جارہا ہے، سُنّتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹایا جارہا ہے جو کچھ ہمارے معاشرے میں ہورہا ہے اس پر غور تو فرمایئے! افسوس! شادِیوں اور خوشی کے مَواقع پر مسلمان سڑکوں پر ناچتے نظر آرہے ہیں، شرم وحیاء کا پردہ چاک کردیا گیا ہے۔

ولولہ سنّتِ محبوب کا دیدے مالِک (عزّوجلّ) آہ! فیشن پہ مسلمان مَرا جاتا ہے

ایک لاکھ روپیہ انعام

بَہر حال اِسلام دشمن طاقتوں کی یہ سازِشیں ابھی سے نہیں عرصے سے چل رہی ہیں کہ پہلے مسلمانوں کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّتوں سے دُور کردو، ان کو عیش وعشرت کا عادی بناڈالو پھر جتنا چاہو اِن کو بیؤُقُوف بناؤ اوران پر راج کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل بمشکِل چار یا رپانچ فیصد مسلمان نَماز پڑھتے ہوں گے ورنہ 95% فیصد مسلمان شاید نَماز ہی نہیں پڑھتے اور جتنے نماز پڑھتے ہیں ان میں بھی شاید ہزاروں میں اِکّا دُکّا مسلمان ایسا ہوگا جس کو ظاہری وباطِنی آداب کے ساتھ نماز پڑھنا آتی ہوگی! اِس وَقت کثیر اِجتماع ہے، ان میں ایک سے ایک تعلیم یافتہ ہوگا کوئی ماسٹر ہوگا تو کوئی ڈاکٹر، کوئی انجینئر ہوگا تو کوئی افسر۔ علمائے کرام کے علاوہ لاکھوں مسلمانوں کے اِجتماع میں اگر ایک لاکھ روپے دِکھا کر یہ سُوال کیا جائے تو کہ بتایئے نَماز کے کتنے ارکان ہیں؟ دُرُست جواب دینے والے کو ایک لاکھ روپے اِنعام دیا جائے گا! شاید آپ کے لاکھ روپے محفوظ ہی رہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ دُنیا کا ایک سے ایک فن سیکھا مگر نَماز کے اَرکان سیکھنے کی طرف توجُّہ ہی نہ رہی! آج کل نَماز پڑھنے والے کو بھی شاید ہی یہ معلوم ہو کہ نَماز کے کتنے ارکان ہیں، سجدہ کتنی ہڈّیوں پر کیا جاتا ہے، وُضو میں کتنے فَرض ہیں۔

باپ کا جنازہ

باپ کا جنازہ رکھا ہوا کہ مگر ماڈرن بیٹا مُنہ لٹکائے دُور کھڑا ہے، بے چارہ نَمازِ جنازہ پڑھنا نہیں جانتا! کیوں؟ اس لئے کہ بدنصیب باپ نے بیٹے کو صِرف دُنیوی تعلیم دِلوائی تھی، دولت کمانے کے گُر ہی سکھائے تھے، صد کروڑ افسوس! نَمازِ جنازہ کا طریقہ نہیں بتایا تھا۔ اگر باپ نے نَمازِ جنازہ سکھائی ہوتی، قراٰنِ پاک کی تعلیم دِلوائی ہوتی، سنّتوں پر عمل کرنے کی عادت ڈلوائی ہوتی تو مرنے کے بعد بیٹا دُور کیوں کھڑا ہوتا آگے بڑھ کر خود نمازِ جنازہ پڑھاتا اور خوب خوب ایصالِ ثواب کرتا۔ آہ! اسے تو ایصالِ ثواب کرنا بھی نہیں آتا۔ ہائے ہائے! مرنے والے باپ کی بدنصیبی!

بَدنصیب مُردہ

ایک اسلامی بھائی نے مجھے مرکزُ الاولیاء لاھور کا یہ واقِعہ سنایا کہ ہمارا ایک رشتے دار مال کمانے پاکستان سے باہَر گیا اور کما کما کر اُس نے رنگین T.V اور V.C.R گھر بھیجا، پھر خود جب وطن آیا، تو اس کا اِنتِقال ہوگیا۔ اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میرا بڑا بھائی رشتے داری کے لحاظ سے مرحوم کے دسوِیں میں مرکزُ الاولیاء لاہور گیا۔ جب گھر کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ باہَر قراٰن خوانی ہو رہی ہے اور فاتحہ کیلئے دیگیں پک رہی ہیں۔ جب گھر کے اندر گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ مرحوم کے بیوی اور بچے V.C.R پر فلم دیکھنے میں مشغول ہیں گھر کے باہَر ایصالِ ثواب اور بدنصیب مُردے کے گھر کے اندر معاذَ اللہ عزّوجل اِرتکابِ گناہ ہو رہا تھا۔

دین سے دُور کیا جا رہا ہے

اپنی اَولاد سے مَحبت کرنے والو! اگر بچوں کو T.V اور V.C.R لیکر دو گے تو شاید وہ تمہاری نمازِ جنازہ اور ایصالِ ثواب بلکہ قبر پر صحیح معنوں میں فاتحہ بھی نہیں پڑھ پائیں گے۔ جن کے پیشِ نظر قیامت کا اِمتحان ہوتا ہے ان کا دِل جلتا ہے کہ ہمارے دِلوں سے اسلام کی جو تھوڑی بہت محبت ہے وہ بھی نکالی جا رہی ہے۔ دیکھئے! ہسپانیہ (اسپین) جو کبھی اسلام کا مرکز تھا وہاں مسجِدوں پر تالے ڈالدیئے گئے! بعض ایسے مُمالک بھی ہیں جہاں قرآن شریف پڑھنا تو دُور کی بات رکھنے ہی پر پابندی ہے۔ دُشمنانِ اسلام کی طرف سے یہ سازِش کی جارہی ہے کہ ان مسلمانوں کے دِلوں سے دِین کی مَحبت نکالو۔ بیشک یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہیں لیکن ان کو اندر سے بالکل خالی کردو۔

مُسلمان کو مُسلمان کب چھوڑا ہے؟

ایک پاکستانی عالم کا کسی غیر مسلم مذہبی رہنما سے مُکالمہ ہوا۔ دَورانِ گفتگو غیر مسلم نے بتایا کہ پاکستان میں ہمارے مذہب کی تبلیغ پر زرِ کثیر خرچ ہوتا ہے۔ اس عالم صاحِب نے پوچھا، تم لوگوں نے اب تک کتنے فیصد مسلمانوں کا مذہب تبدیل کیا ہے؟ اس نے کہا بہت تھوڑوں کا۔ تو اُس عالم نے فاتحانہ انداز میں کہا، اس کا مطلب یہ کہ تمہاری تحریکیں ہمارے ملک میں ناکام ہیں۔ اِس پر وہ ہنس کر کہنے لگا، مولوی صاحِب! یہ صحیح ہے کہ ہمیں مسلمانوں کی زِیادہ تعداد کو ہم مذہب بنانے پر کامیابی حاصِل نہیں ہوئی لیکن یہ بھی تو دیکھئے کہ ہم نے مسلمان کو عملی طور پر مسلمان کب چھوڑا ہے؟ کیا آپ کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں گِسے کسائے مسلمان اور یَہودی میں امتیاز کرسکتے ہیں؟ آپ کے ایک ماڈَرن مسلمان اور ایک نَصرانی کو برابر برابر کھڑا کر دیا جائے تو کیا آپ شناخت کرلیں گے کہ ان میں مسلمان کون سا ہے؟ اس پر عالم صاحب لاجواب ہوگئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ معاذَ اللہ عزوجل مسلمانوں کی وَضع قَطع اور لباس میں سے اب اسلامی شعائر تقریباً رُخصت ہو چکے سنّتوں سے بے انتہا دُوری ہو گئی، جن کا چہرہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سَیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت کے مطابق ہو شاید اب 1% فیصد بھی نہ رہے۔

شیطان کی سَازِش

افسوس! تقریباً 99% فیصد مسلمان آج غیر مسلموں جیسے چہرے اور لباس میں ملبوس رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کسی کو میری بات ناگوار گزرے اور اس وجہ سے اُسے مجھ پر غُصّہ بھی آرہا ہو، یاد رکھئے! یہ بھی شیطان کی ایک سازِش ہے کہ جب ان مسلمانوں کو دِین کی کوئی بات بتائی جائے تو غصّہ آجائے تاکہ ذِہن میں کوئی اچھی بات گھر ہی نہ کرسکے اور یہ اُٹھ کر چل دیں۔ شیطان شاید خوب ہنس رہا ہوگا کہ خواہ لاکھوں مسلمان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آ بھی گئے ہیں تو اس سے کیا ہوگا۔ دُنیا میں کروڑہا کروڑ

ایسے ہیں جو داڑھی منڈوا کر یا ایک مُٹھی سے گھٹا کر دشمنانِ اسلام یہود و نصاریٰ جیسا چہرہ بنائے اور لباس اپنائے ہوئے ہیں۔ آہ! شیطان مجھ پر بھی ہنستا اور کہتا ہوگا تُو چاہے کتنا ہی زور لگا لے مگر اب لوگ تیری باتوں میں آنے والے نہیں، میں نے ان کا تہذیب و تمدُّن یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ ان کے چہرے اور لباس تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے عاشقوں جیسے نہیں بلکہ میرے متوالوں اور جہنم میں میرے ساتھ رہنے والوں جیسے ہی رہیں گے۔ میں ان کو لذّاتِ نفسانی میں پھنسائے ہی رکھوں گا۔

سَرورِ دیں لیجئے اپنے ناتُوانوں کی خبر (ﷺ) نفس و شیطان سیّدا کب تک دباتے جائیں گے (ﷺ)

گناہوں کے آلات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے پہل ریڈیو پاکستان پر 'آپ کی فرمائش' کے عُنوان کے مطابق ریڈیو پر گانے سُنائے جاتے تھے مگر ہر کسی کو اُسکی مرضی کے مطابق گانا سننا نہیں ملتا تھا، پھر ٹیپ ریکارڈر کا سلسلہ چلا اور ہر کوئی اپنی مرضی کے گانے سننے لگا۔ ہوسکتا کہ کوئی کہے میں تو ٹیپ ریکارڈر میں بیان اور نعتیں وغیرہ سنتا ہوں، آپ دُرست فرماتے ہیں مگر میں اکثریت کی بات کر رہا ہوں یقیناً اب ہزاروں بلکہ لاکھوں میں کوئی ایسا مسلمان ہوگا جو فقط تلاوت، نعتیں اور بیان سنتا ہوگا، اکثریت گانے ہی سننے کیلئے ٹیپ ریکارڈر لیتی ہے۔ بلکہ کئی بار سنتوں کا دَرد رکھنے والے اسلامی بھائی مجھ سے دُکھ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب کبھی آپ کے بیان یا نعت شریف کا کیسیٹ چلاتے ہیں گھر والے لڑائی کرتے اور زبردستی فلمی گانوں کے کیسیٹ چلاتے ہیں ہماری تذلیل کرتے، آپ کو بھی بُرا بھلا کہتے ہیں۔ آہ!

ٹھکرائے کوئی دُرکائے کوئی، دیوانہ سمجھ کر مارے کوئی سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم لیجئے خبر ہوں آپ کے خدمتگاروں میں

T.V کب ایجاد ہوا؟

لوگوں کو مزید عیاشیوں میں دھکیلنے کیلئے شیطان نے 1925ء میں T.V چلوادیا۔ شروع شروع میں یہ کفّار کے پاس ہی تھا اِس کے بعد مسلمانوں کے پاس آپہنچا۔ شروع شروع میں بڑے بڑے شہروں کے خاص خاص پارکوں میں لگایا جاتا تھا اور اس پر لوگوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی، پھر آہستہ آہستہ اس نے گھروں میں گھسنا شروع کردیا، لیکن ابھی وہ بلیک اینڈ وہائٹ تھا۔ اس کے بعد شیطان نے لوگوں کو مزید تفریح کیلئے رنگین T.V ایجاد کروادیا، پھر کچھ عرصے کے بعد پاکستان پر V.C.R نامی بہت بڑی تباہ کار آفت نازِل ہوئی اور لوگ چھپ چھپ کر دس دس روپے میں فلمیں دیکھنے لگے۔ انہیں دِنوں اخبار میں چھپا کہ کراچی کیلئے V.C.R کے دولاکھ لائسنس جاری کردیئے گئے! اب جو مُجرم لوگ رِشوتیں دیکر اور چھپ چھپ کر کرتے تھے اُسی گناہ کو معاذ اللہ عزوجل 'قانونی تحفُّظ' حاصِل ہوگیا! اور V.C.R گھر گھر آگیا۔ یاد رکھئے! اگر مُلکی قانون کسی گناہ کو جائز کردے تو وہ جائز نہیں ہوجاتا۔

کب گُناہوں سے کنارہ میں کروں گا یاربّ عزوجل نیک کب اے میرے اللہ عزوجل! بنوں گا یاربّ عزوجل!

جہنّم میں کودنے کی دھمکی

ایک بار کسی نوجوان نے مجھ سے کہا، میں نے بابُ المدینہ کراچی کے علاقے رنچھوڑ لائن میں آپ کا سنّتوں بھرا بیان سن کر داڑھی مبارک کی سنّت اپنے چہرے پر سجالی۔ میری ماں مجھے داڑھی نہیں رکھنے دیتی، وہ دھمکی دیتی ہے کہ اگر تم نے داڑھی نہیں کاٹی تو میں زہر کھا کر مرجاؤں گی، یہ کوئی کافر زادہ نہیں مسلمان کا لڑکا تھا اس کی مسلمان کہلوانے والی ماں اسے سنّت سے روکتے ہوئے خودکشی کی دھمکی دیتی تھی گویا کہتی تھی بیٹا! داڑھی مُنڈا دے ورنہ جہنم میں چھلانگ لگادوں گی! آہ! مسلمان کہلانے والوں کی سنّتوں سے اِس قدر دُوری! کہ اَلامان وَالحفِیظ

وہ دَور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

جاھل پروفیسر

بعض لوگ کہتے ہیں T.V میں اچھی اچھی باتیں بھی آتی ہیں۔ آتی ہونگی، مگر مجھے کہنے دیجئے کہ اس T.V نے درحقیقت خوفناک طوفانِ بدتمیزی کھڑا کر دیا ہے اور اسلامی معاشرے کو تباہی کے گہرے گڑھے میں جھونک دیا ہے۔ کہتے ہیں، P.T.V پر ایک بار ایک پروفیسر آیا تھا سوال و جواب ہو رہے تھے اس میں ایک داڑھی کا سُوال آیا۔ جواباً اُس نے کہا، 'داڑھی رکھو تو بھی ٹھیک نہ رکھو تو بھی ٹھیک، داڑھی نہ رکھنا کوئی گناہ نہیں' اب تو والِدین نے اپنے نوجوان بیٹوں پر اور بھی بگڑنا اور اُول فُول بکنا کرنا شروع کر دیا کہ تم دعوتِ اسلامی والوں نے اپنے اوپر کیا کیا سختیاں مُسلّط کرلی ہیں۔ اِتنا بڑا پروفیسر T.V پر آیا اس نے کہا کہ داڑھی نہ رکھنا گناہ نہیں اور تم لوگ کہتے ہو گناہ ہے۔ دِین کے معاملے میں معلومات سے کورے اُس جاہل پروفیسر کے اِس غیر شرعی مگر بے عمل لوگوں کے نفس کو بھانے والے جواب نے نہ جانے کتنے مسلمانوں کا ذِہن خراب کر دیئے! مگر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لبریز دِل سے یہی صدا آتی ہے ۔

مجھے پیارا وہ لگتا ہے، مجھے میٹھا وہ لگتا ہے عمامہ سَر پہ اور چہرے پہ جو داڑھی سجاتا ہے

نفْس و شیطان کے خِلاف جہاد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کیسی چالاکی کے ساتھ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کیا جارہا ہے۔ کیا ہم کچھ نہیں کرسکتے؟ کیوں نہیں کرسکتے! دِل تو جلا سکتے ہیں اوراس طرح ثواب تو کما سکتے ہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل نفس وشیطان کے خلاف ہماری یہ مَدَنی تحریک جاری رہے گی۔

سنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

وَالِد کی آخِری خِدمَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی تنہائی میں بیٹھ کر سوچئے کہ ایک وقت وہ بھی آئے گا کہ آپ کے نام کا شور پڑا ہوگا کہ فُلاں کا اِنتِقال ہوگیا، جلدی جلدی غسّال کو لے آؤ! اب غسّال تختہ اٹھا کر چلا آرہا ہے، آپ پر چادر اُڑھی ہوگی، سَر سے ٹھوڑی تک مُنہ بندھا ہوگا، پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دیئے گئے ہوں گے، غسال ہی آپ کو غسل دے گا، آپ کی اولاد آپ کو غسل نہیں دے سکے گی معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ بچوں نے ہوش سنبھالا، آپ نے ان کو اسکول کا دروازہ دکھادیا، جب بڑا ہوا تو کالج میں داخِلہ دلایا، پھراعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ بھجوایا، دُنیاوی اِمتحانات کی تیاری کا خوب شوق بڑھایا لیکن دِین نہ پڑھایا۔ غسلِ میّت کیا خاک دیگا اسے تو اپنے زِندہ وُجُود کے غسل کی سنّتیں بھی نہیں معلوم! ہاں ہاں والِد کی آخِری خدمت یہی ہے کہ اس کا بیٹا ہی نہلائے، کفن پہنائے، نمازِ جنازہ پڑھائے اوراپنے ہاتھوں سے ہی دَفنائے۔ ظاہِر ہے اگر بیٹا غسل دے گا تو رِقّت کے ساتھ رورو کر اور سنّتوں کو ملحوظ رکھ کر دے گا جبکہ کرائے کا غسّال ہوسکتا ہے جُوں تُوں پانی بہا کر، کفن پہنا کر، پیسے جیب میں سَرکا کر چلتا بنے۔

میّت پر چیخنے چلاّنے کا عذاب

اب جنازہ اُٹھایا جائے گا، عورَتیں چیخیں گی، مرنے والے نے ان کو یہ بھی منع نہیں کیا تھا کہ چیخیں مار کر مت رونا میّت پر نَوحہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، نَوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قِیامت کے دِن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک کُرتا قطِران (یعنی ڈامر) کا اور ایک کھجلی کا ہوگا۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۳ افغانستان)

جَنازہ کو کندھا دینے کا طریقہ

بَہر حال جنازہ اٹھا کر لوگ چل پڑیں گے ۔ بیٹا شاید صحیح طرح سے کندھا بھی نہیں دے سکے گا کیوں کہ اس کو سِکھایا نہیں تھا، اس غریب کو کیا پتا کہ سنّت کے مطابق کندھا کس طرح دیتے ہیں؟ جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ بھی سُن لیجئے، سُنّت یہ ہے کہ پہلے مَیِّت کا سر ہانا اپنے سیدھے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے پھر مَیِّت کے سیدھے پاؤں کی طرف سے اپنے سیدھے کندھے پر اُٹھا کر دس قدم اس کے بعد مَیِّت کے سر ہانے سے اپنے اُلٹے کندھے پر لیکر دس قدم اور آخر میں مَیِّت کے اُلٹے پاؤں کی جانب کو اپنے اُلٹے کندھے پر رکھ کر دس قدم چلے یوں جنازے کو چالیس قدم لے کر چلنا سنّت ہے۔

جنازے کو کندھا دینے کے فضائل

حدیثِ پاک میں ہے جو جنازہ کو چالیس قدم لیکر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ (الطبرانی فی الاوسط حدیث ۹۲۰ ج۴ ص ۲۶۰ دارالکتب العلمیة بیروت) اَلجوہرۃ النیرۃ میں ہے، جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عزّوجل اُس کی حَتمی (یعنی مستقل) مغفِرت فرمادے گا۔ (الجوھرۃ النیرۃ ج ۱ ص ۱۳۹)

قَبْر کی روشنی کا احساس نہ رہا

دُنیا میں رہنے کیلئے مکانات بہت وسیع وعَریض بنائے جاتے ہیں لیکن افسوس! قبر سنّت کے مطابق نہیں بن پاتی۔ ﴿امیرِ اہلسنّت کا رِقّت انگیز مَدَنی وَصیّت نامہ کا ضَرور مطالعہ فرمایئے۔ اس کے آخر میں غسلِ میّت اور کفن دفن کے ضروری احکام درج ہیں۔﴾ گھروں کی فراخی کا تو خیال ہے لیکن قبر کی وسعت کا ہمیں کوئی احساس نہیں۔ دُنیا کے روشن مستقبل کی تو ہر ایک کو فکر ہے مگر قبر کی روشنی کا کسی کا دھیان نہیں۔ لوگ توجُّہ ہی نہیں دیتے حالانکہ دیکھا جائے تو قبر بھی مستقبل میں شامل ہے۔ گھر میں روشنی کا سب اہتمام رکھیں گے مگر قبر کی روشنی کی کسے فکر ہے؟ مال بڑھانے کی ہر ایک کو جستجو ہے مگر نیک اعمال بڑھانے کی کسی کو نہیں پڑی! جان کی سلامتی کیلئے سب فکر مند ہیں مگر ایمان کی سلامتی کا شعور بہت کم ہو گیا۔

مال سلامت ہر کوئی منگے دین سلامت کوئی ہو

شفاء خریدی نہیں جا سکتی

یاد رکھئے! دولت سے دوا تو مل سکتی ہے لیکن شِفا نہیں مل سکتی، اگر دولت سے شِفا مل سکتی ہوتی تو بڑے بڑے امیر زادے ہسپتالوں میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہر گز نہ مرتے! دولت مصیبتوں اور پریشانیوں کا علاج نہیں، بلکہ سچ پوچھو تو دولت کی کثرت مصیبت کا پیش خیمہ ہے، ڈکیتیاں اور فائرنگ زیادہ تر مالداروں ہی کی کوٹھیوں پر ہوتی ہے۔ عموماً مالداروں ہی کے بچے اِغواء ہوتے ہیں، دھاڑیل (بھتہ خور بدمعاش) چٹھیاں بھیج کر عام طور پر سرمایہ داروں ہی سے بھاری رقمیں طلب کرتے ہیں۔ یقیناً دولت کی کثرت سے سکونِ قلب نہیں ملتا، بلکہ چین برباد ہوتا ہے پھر بھی حیرت ہے کہ لوگ دولت کی جستجو میں مارے مارے پھرتے ہیں۔

جستجو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے　　　ہم تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

مالداریاں اور بیماریاں

بڑے بڑے دولت مند دیکھے ہیں جو طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں، کوئی اولاد کے لئے تڑپتا ہے، کسی کی ماں بیمار ہے، کسی کا باپ مریض تو کوئی خود مُوذی بیماری میں گرِفتار ہے۔ کتنے مالدار آپ کو ملیں گے جو ہارٹ (دل) کے مریض ہیں۔ کئی شُوگر کے مرض میں مبتلا ہیں جو بیچارے میٹھی چیز نہیں کھا سکتے۔ طرح طرح کی کھانے کی اَشیاء سامنے موجود اَرب پتی سیٹھ صاحِب چکھ تک نہیں سکتے۔ بے چارے فقط دولت و جائیداد کے تصوُّر سے دِل بہلاتے رہتے ہوں گے۔ پھر بھی دولت کا نشہ عجیب ہے کہ اُترنے کا نام ہی نہیں لیتا! یقین جانئے دَھن کماتے چلے جانا صِرف نادانوں کی دُھن ہے۔ اتنا نہیں سوچتے کہ آخر اتنی دولت کہاں ڈالوں گا؟ فُلاں فُلاں سرمایہ دار بھی تو آخر موت کے گھاٹ اُتر ہی گئے! ان کی دولت انہیں کیا کام آئی! اُلٹا وارثوں میں تقسیم میں لڑائیاں ٹھن گئیں دشمنیاں ہوگئیں کورٹوں میں پہنچ گئے اور اخباروں میں چھپ گئے اور خاندانی شرافتوں کی دھجیاں بکھر گئیں۔

دولتِ دنیا کے پیچھے تو نہ جا　　　آخرت میں مال کا ہے کام کیا!

مالِ دنیا دو جہاں میں ہے وَبال　　　کام آئے گا نہ پیشِ ذوالجلال عزوجل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شاید یہ ہمارے گناہوں ہی کی سزا ہے کہ آج کُفّار دُنیا میں مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہے ہیں، بے رحم کافر، مسلمانوں کے ننھے ننھے بچوں کو سنگینوں پر اچھال کر ذبح کر رہے ہیں، بے بس مسلمانوں کو گولیوں کا نشانہ بنا رہے ہیں، مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں کو نذرِ آتش کیا جا رہا ہے، انسانیت کے حُقُوق کی خاطر مگرمچھ کے آنسو بہانے والے ہی مسلمانوں کو گھیر کر زِندہ جلانے میں مصروف ہیں۔ اے ہمارے پیارے پیارے اللہ عزوجل ہم مسلمانوں کے گناہ کو مُعاف کر کے ہمارے مسلمان بھائیوں کو کفّارِ جفا کار کے ظلم وستم سے بچالے۔ اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صلی اللہ علیہ وسلم

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وَقتِ دُعا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)　　　اُمّت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

قَبر کے سُوال و جواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! کبھی کبھی اس طرح سوچئے کہ میرا لاشہ منوں مٹّی تلے قبر میں دَفن کر کے احباب چلے جائیں گے۔ یہ خوشنما گلستاں ،لہلہاتی کھیتیاں، نئے ماڈل کی چمکیلی گاڑیاں، عالیشان کوٹھیاں وغیرہ کچھ بھی کام نہیں آئے گا۔ دوخوفناک شکلوں والے فِرِشتے **مُنکر نَکِیر** قبر کی دِیواریں چیرتے ہوئے تشریف لائیں گے، لمبے لمبے سیاہ بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، آنکھیں آگ برسا رہی ہوں گی، اب امتحان شروع ہوگا، پیار سے نہیں بلکہ وہ جھڑک کر اُٹھائیں گے اور انتہائی سخت لہجے میں اس طرح سُوالات فرمائیں گے:۔

۱ **مَنْ رَّبُّکَ؟** یعنی تیرا ربّ کون ہے؟ ۲ **مَادِیْنُکَ؟** یعنی تیرا دین کیا ہے؟ ۳ پھر ایک سوہنی موہنی صورت دکھائی جائیگی جس پر فدا ہونے کیلئے ہر عاشق تڑپتا ہے وہ دلرُبا صورت دِکھا کر پوچھا جائے گا، **مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ؟** یعنی ان کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ اے نَمازیو! اے ایک مُٹھی داڑھی بڑھانے والو! اے سر پر سنّت کے مطابق زُلفیں رکھنے والو! اے اپنے سروں پر عِمامہ شریف کا تاج سجانے والو! اے سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلوں میں سَفر فرمانے والو! اے ہر ماہ مَدَنی انعامات کے فارم جمع کروانے والو! **اِنْ شَآءَ اللّٰه** عزوجل تم ضَرور کامیاب ہو جاؤ گے، خدا و مُصطفےٰ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے تمہارے جوابات یہ ہوں گے **رَبِّیَ اللّٰهُ** یعنی میرا ربّ اللہ عزوجل ہے۔ **دِیْنِیَ الْاِسْلَام** یعنی میرا دِین اسلام ہے۔ دِلرُبا صورت والے کی طرف اشارہ کر کے کہو گے، **هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه** یہ تو میرے میٹھے میٹھے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جھوم جھوم کر کہہ رہے ہو گے،

سرکار ﷺ کی آمد مرحبا ، دِلدار ﷺ کی آمد مرحبا

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں — گر فِرِشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں

اِن کے پائے ناز سے میں اے فِرِشتو! کیوں اٹھوں — مر کے پہنچا ہوں یہاں اس دلرُبا کے واسطے

اے صلوٰۃ و سلام پر جھومنے والو! نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سُن کر انگوٹھے چومنے والو! جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ دِکھا کر واپس تشریف لے جانے لگیں گے تو بیقرار ہو جاؤ گے اور عشاق کی زَبان پر بے ساختہ جاری ہو جائے گا،

دل بھی پیاسا نظر بھی ہے پیاسی کیا ہے ایسی بھی جانے کی جلدی — ٹھہرو ٹھہرو ذرا جانِ عالم! ہم نے جی بھر کے دیکھا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہر حال آخِری سُوال کا جواب دینے کے بعد جہنم کی کھڑکی کُھلے گی اور معاً (یعنی فوراً) بند ہوجائے گی اور جنّت کی کھڑکی کُھلے گی اور کہا جائے گا اگر تُو نے دُرُست جوابات نہ دیئے ہوتے تو تیرے لئے وہ دوزخ کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے خوشی بالائے خوشی ہوگی، اب جنّتی کفن ہوگا، جنّتی بچھونا ہوگا، قبر تاحدِّ نظر وسیع ہوگی اور مزے ہی مزے ہونگے۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نُور کے جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی (ﷺ)

(حدائقِ بخشش شریف)

جواباتِ قبر میں ناکامی کے اسباب

خدانخواستہ اگر نَمازیں ضائع کرتے رہے، جھوٹ بولتے رہے، غیبت کرتے رہے، حرام روزی کماتے رہے، فلمیں ڈرامے دیکھتے دکھاتے اور گانے باجے سنتے سناتے رہے، مسلمانوں کا دِل دکھاتے رہے، اگر ربّ عزوجل ناراض ہوگیا، اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم روٹھ گئے، اگر گناہوں کی نُحُوست کے باعِث معاذَ اللہ عزوجل ایمان برباد ہوگیا تو پھر ہر سُوال پر مُنہ سے یہی نکلے گا، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لَا اَدْرِي 'ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے تو کچھ نہیں معلوم' ہائے! ہائے! جب سے آنکھ کھلی T.V پر نظر تھی، جب سے کانوں نے سنا تو فلمی گانے ہی سنے مجھے کیا معلوم خدا عزوجل کیا ہے؟ مجھے کیا معلوم دِین کیا ہے؟ میں نے تو دِین صِرف اس کو سمجھا تھا کہ بس جیسے بن پڑے مال کماؤ اور بیوی بچّوں کو نبھاؤ۔ اگر سنّتوں بھرے اجتماع یا مَدَنی قافلے میں سفر کی دعوت ملی بھی تو کہدیا کرتا تھا کہ سارا دِن کام کرکے تھک جاتے ہیں، وَقت ہی نہیں ملتا۔ اسلامی بھائیو! جیتے جی تو یہ جواب چلتا رہے گا، کاروبار چمکتا رہے گا، آپ کا بینک بیلنس بڑھتا رہے گا لیکن یاد رکھئے!

سیٹھ جی کو فکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے موت آپہنچی کہ مسٹر! جان واپس کیجئے

بہر حال جس کا ایمان برباد ہوچکا تھا اُس سے آخِری سُوال کرلینے کے بعد جنّت کی کھڑکی کُھلے گی اور فوراً بند ہوجائے گی پھر جہنم کی کھڑکی کھلے گی اور کہا جائے گا اگر تُو نے دُرُست جواب دیے ہوتے تو تیرے لئے وہ جنّت کی کھڑکی تھی۔ یہ سن کر اُسے حسرت بالائے حسرت ہوگی، کفن کو آگ کے کفن سے تبدیل کردیا جائے گا، آگ کا بچھونا قبر میں بچھایا جائے گا، سانپ اور بچھو لپٹ جائیں گے۔

آج مچھر کا بھی ڈنک آہ! سہا جاتا نہیں قبر میں بچھو کے ڈنک کیسے سہے گا بھائی؟

اللہ عزّوجل ایمان والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے پارہ ۲۸ سورۃُ المُنٰفِقُون کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد فرمارہا ہے:۔

یاایھاالذین امنوا لاتلھکم اموالکم ولااولادکم عن ذکر اللّٰہ ج

ترجمۂ کنزالایمان : اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ عزّوجل کے ذِکر سے غافل نہ کرے۔

توبہ کرلیجئے !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! رزقِ حلال میں بھی ایسی مصروفیت مت رکھئے جو نَمازوں سے غافل کردے اور بالخصوص حرام روزی سے توبہ کرلیجئے، سودی کاروبار چھوڑو، رِشوت کالین دَین ترک کردو، T.V اور V.C.R کو اپنے گھر سے نِکالا دیدیجئے۔یادرکھئے! مرنے کے بعد یہ نہ کہنا کہ ہمیں کوئی سمجھانے والانہیں ملاتھا۔

طرح طرح کے گناہوں میں رچے بسے رہنے والوں کوڈرنا چاہئے کہ اگرگناہوں کے سبب ایمان برباد ہوگیا تو کیا کروگے!

اللہ عزّوجل پارہ ۲۴ سورۃُ الزمر آیت نمبر ۵۴ میں ارشادفرماتا ہے:۔

وانیبواالیٰ ربکم واسلموا لہ‘ من قبلِ ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون

ترجمۂ کنزالایمان : اوراپنے رب عزّوجل کی طرف رُجوع لاؤاور اُس کے حُضُور گردن رکھوقبل اس کے کہ
تم پرعذاب آئے پھرتمہاری مدد نہ ہو۔

یا الٰہی مِرا ایمان سلامت رکھنا دونوں عالم میں خدا سایۂ رَحمت رکھنا

ہم چھوٹے ہوتے جا رہے ہیں!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! زِندگی کا کیا بھروسہ! آپ کی صحت لاکھ اچھی ہومگرکیا آپ نہیں جانتے کہ یکا یک زلزلہ آجاتا ہے یابسیں، کاریں اورٹرینیں اُلٹ جاتی ہیں یا اچانک بم پھٹ جاتا ہے اور لاشوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں اور اگرفَضاء میں طیارہ پھٹ جائے تولاشوں کا معلوم بھی نہیں چلتا،عُہدہ اورمَنصب کچھ بھی کام نہ آئے گا۔آدمی ایک جھٹکے میں مرجاتا ہے یہ انمول سانس جلدی جلدی نکل رہا ہے آپ کہتے ہیں کہ میرے بیٹے کی ۱۲ ویں سالگرہ ہے، اور اب یہ بڑا ہوگیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ آپ کا بیٹا بڑانہیں چھوٹا ہوتا جارہا ہے، کیوں کہ یہ رفتہ رفتہ موت کے قریب ہوتا جارہا ہے۔یوں اس کی وہ ہم سب کی عمریں گھٹتی جارہی ہیں۔گھڑی کا گزرنے والا ہر گھنٹہ ہماری عمر کے ایک گھنٹے کے کم ہوجانے کی اطلاع دیتا ہے۔

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے مُنادی گردُوں نے گھڑی عمر کی اِک اورگھٹادی

دُنیوی امتحان کی اَہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبر کے امتحان سے گزر کر قیامت کے امتحان سے سابقہ پڑنا ہے۔افسوس! ہمارے پاس اس کی کوئی تیاری نہیں ہاں انٹرویو میں کامیابی حاصِل کرنے کیلئے اسکول یا کالج کے امتحان میں پاس ہونے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا جاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مقولہ 'مَنْ جَدَّ وَجَدَ' یعنی جس نے کوشش کی اُس نے پالیا کے مصداق اگر صرف دُنیاوی امتحانات کے لئے کوشش کی تو ہوسکتا ہے عارضی خوشیاں نصیب ہو بھی جائیں لیکن قیامت کے امتحان کا کیا ہوگا! کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک دِن مرنا ہے اور قبر و آخرت کے امتحانات سے گزرنا ہے وہاں کے امتحانات میں دھوکہ نہیں ہوگا۔ رِشوت نہیں چلے گی۔ دوبارہ موقع بھی نہیں ملے گا۔ یہ سب جاننے کے باوُ جود ہماری دُنیوی امتحان کی طرف تو خوب رغبت ہے مگر افسوس کہ قِیامت کے امتحان سے سراسر غفلت ہے، دُنیا کے امتحان کیلئے تو ہم رات رات بھر پڑھتے ہیں نیند آئے تو جِیند گشا (Anty Sleeping) گولیاں کھا کر بھی جاگتے اور امتحان کی تیاری کرتے ہیں، مگر کیا کبھی قیامت کے امتحان کیلئے بھی کوئی رات جاگ کر عبادت میں بسر کی؟ دُنیا کے امتحان میں کامیابی کیلئے اسکول وکالج کا رُخ کرتے ہیں، کیا قیامت کے امتحان میں کامیابی کیلئے بھی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتے ہیں؟ دُنیا کے امتحان کی تیاری کیلئے ٹیوٹر کی خدمات حاصِل کرتے ہیں کوئی اکیڈمی یا ٹیوشن سینٹر جائن (Join) کرتے ہیں، کیا قیامت کے امتحان کی تیاری کیلئے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول کو اختیار کیا؟ دُنیوی ترقّی کے لئے اعلیٰ تعلیم (Higher Education) حاصِل کرنے کیلئے دوسرے شہروں بلکہ دوسرے ملکوں تک کا سفر اختیار کرتے ہیں، کیا قِیامت کی حقیقی ترقّی اور اُخروی امتحان کی تیاری کے لئے بھی کبھی دعوتِ اسلامی کی تربیت کے مَدَنی قافلے کے ساتھ راہِ خداعَزَّوَجَلَّ میں سفر کیا؟ تو اے صرف دنیا کے امتحان کے لئے ہی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیو! آخرت کے ہونے والے اس اٹل امتحان کی بھی تیاری شروع کردیجئے کہ جس کا کامیاب جنت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں پائے گا مگر اس کا ناکام جہنم کی آگ میں جلایا جائے گا۔قِیامت کے امتحان کی تیاری میں آسانی کیلئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں لازِمی شرکت کیجئے ،اپنے علاقے میں رات کو مدرَسۃُ المدینہ (برائے بالِغان) میں قرآنِ پاک مفت سیکھئے اور ہر مہینے تین دِن کے مَدَنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ان سب مَدَنی کاموں پر استِقامت پانے کیلئے ہر ماہ مَدَنی انعامات کا فارم پُر کرکے اپنے ذِمّہ دار کو جمع کروایئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور مَدَنی انعامات کا کارڈ پُر کرکے ہر ماہ جمع کروانا آپ کے قِیامت کے امتحان کے لئے مُمِدّ ومُعاون ثابت ہوگا۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو　　　پاؤگے بَرَکتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو　　　دُور ہوں آفتیں قافلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! آخر میں آپ کو دعوتِ اسلامی کی بہار کا ایک ایمان افروز واقِعہ سناتا ہوں اسے سُن کر اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل آپ کا دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہوجائے گا۔

نوید عطّاری پر کرم

ضِلع جنّتُ المُعلیٰ، حلقہ گلشنِ عطّار طائی محلّہ مہاجر کیمپ نمبر ۲ بابُ المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ۱۷ سالہ اسلامی بھائی محمد نوید عطّاری ولد سلطان محمد کا ۱۸ رجبُ المرجّب ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً ۸ بجے اِنتِقال ہوا۔ تکفین کے بعد حسبِ وصیّت مرحوم کے سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کیمپ نمبر ۸ کے قبرِستان میں سپُردِ خاک کردیا گیا۔ جُمعرات (ربیع الغوث ۱۴۲۲ھ ۱۲ جولائی 2001ء) کو مرحوم نوید عطاری نے اپنے بھائی کے خواب میں آکر بتایا، 'تم میری قبر پر نہیں آتے، آکر دیکھو تو سہی میری قبر کا کیا حال ہوگیا ہے!' جس دِن خواب آیا تھا اُس دِن شدید بارِش ہوئی تھی چُنانچہ جاکر دیکھا تو جمعرات کو ہونے والے مُوسلا دھار بارِش کے باعِث قبر دھنس گئی تھی۔ اِتوار کو صبح تقریباً ساڑھے ساتھ بجے مرحوم کے تمام بھائی بشُمول دعوتِ اسلامی کے آٹھ حفاظ اِسلامی بھائی قبر پر آئے۔ کئی اَفراد کی موجودگی میں گورکن نے قبر کشائی کی تو یہ منظر دیکھ کر تمام حاضِرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ مرحوم نوید عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی لاش بالکل تر و تازہ تھی سر پر بدستور سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجا ہوا تھا اور کفن بھی سلامت تھا۔ نیز دونوں ہاتھ نَماز کی طرح بندھے ہوئے تھے۔ چار اسلامی بھائیوں نے مل کر ان کی لاش کو قبر سے باہَر نکالا، ان کے جسم اور قبر سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں، قبر کو دُرست کر کے ان کو دوبارہ دفن کر دیا گیا۔ اللہ عزوجل نوید عطّاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی مغفِرت کرے اور ان کے صدقے ہم سب کو بخشے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبی الْاَمِین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ عزوجل کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں　　اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

یہ واقعہ نیا نہیں ہے

اَلْحَمْدُلِلّٰہ علیٰ اِحْسانِہٖ ، تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی سنّتوں بھری عظیم الشان تحریک ہے اور دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خصوصی فضل و کرم ہے۔ یہ واقِعہ ہمارے لئے نیا نہیں، اس طرح کے ایمان افروز واقِعات پہلے بھی ہوتے رہے ہیں۔ آپ حضرات 'دعوتِ اسلامی کی بہاریں' قسط اوّل اور قسط دُوُم کا مُطالعہ فرمائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزوجل عَش عَش کر اُٹھیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قَسَم! دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول چھوڑنا نہیں چاہئے۔ شیطٰن آپ کو لاکھ وَسوسے ڈالے دعوتِ اسلامی کے ساتھ اپنی وفاداری قائم رکھئے۔ اِس کی مرکزی مجلِسِ شوریٰ کی اِطاعت کرتے ہوئے سُنّتوں کی دھومیں مچاتے رہئے، مَدَنی قافلے میں سفر فرماتے رہئے، مَدَنی انعامات کے کارڈ پُر کرکے اپنے ذِمّہ دار کو جمع کرواتے رہئے۔ ان شاءاللہ عزوجل قِیامت کے امتحان میں کامیابی ملے گی اور دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمال تُل رہے ہیں　　رکھ لو بھرم خدارا عطّار قادری کا

آخِرت کی کرو جلد تیّاریاں

موت آکر رہے گی تمہیں بے گُماں
آخرت کی کرو جلد تیاریاں

بے عمل غافِلو! سب سنو دھر کے کاں
عیش و عشرت کی اُڑ جائیں گی دھجیاں

موت کا دیکھو اِعلان کرتا ہوا
سُوئے گورِ غریباں جنازہ چلا

کہتا ہے، جامِ ہستی کو جس نے پیا
وہ بھی میرے طرح قبر میں جائے گا

تم اے بوڑھو سنو! نوجوانو سنو!
اے ضَعیفو سنو! پہلوانو سنو!

موت کو ہر گھڑی سر پہ جانو سنو
جلد توبہ کرو میری مانو سنو

جس نے دُنیا میں خوشیوں کا پایا ہے گنج
اور غفلت سے ہے ہر گھڑی نغمہ سَنج

موت کے بعد ہوگا اُسے سخت رَنج
اُس کو برزخ میں رنج اُس کو دوزخ میں رَنج

چھوڑو عادت گناہوں کی جاؤ سُدھر
ورنہ پھنس جاؤ گے قبر میں سر بَسر

گر عذابوں کو دیکھو گے جاؤگے ڈر
تم بتاؤ کہاں جاؤ گے بھاگ کر

حوصلہ رکھ کیوں گھبراتا عطّار ہے
تُو غلامِ شہنشاہِ اَبرار (ﷺ) ہے

ہر قدم پر محمد (ﷺ) مددگار ہے
اِن شاءَ اللہ عزّوجل بیڑا ترا پار ہے

قافِلے کو جو ہر وَقت تیّار ہے
مرحبا اُس پہ عطّار کو پیار ہے